فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۷

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش / ۲۱ شوال ۱۳۸۴ھ / ۲۴ فروری ۱۹۶۵ء | نمبر ۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں

" واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا۔ نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے " (کشتی نوح ص ۱۵)

اخبار احمدیہ

● قرأت و تجوید قرآن کریم کی کلاس ۲۰ فروری بروز ہفتہ سے شروع ہو چکی ہے۔ کلاس روزانہ مغرب کی نماز کے بعد دفتر وقف جدید میں لگتی ہے۔ شمولیت کے خواہشمند احباب جلد از جلد اپنے اسماء سے دفتر وقف جدید کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

● جملہ زعماء کرام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ان ایام میں شجرکاری کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑی ملی اور ملکی خدمت ہے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

● انصار اللہ کا مالی سال شروع ہو چکا ہے اراکین ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ چندہ کا بقایا نہ ہونے دیں گے۔ عہدیداران صاحبان وقت پر وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں۔ نیز جن مجالس نے ابھی اپنے بجٹ برائے سال ۱۹۶۵ء پر کر کے نہ بھجوائے ہوں وہ بجٹ مکمل کر کے جلد بھجوا دیں (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

● انصار اللہ کے تعمیر فنڈ میں اس وقت کوئی رقم نہیں۔ اور بعض ضروری تعمیری کام مدنظر ہیں۔ اس لئے اراکین اس طرف توجہ فرمائیں اور کم از کم ایک روپیہ فی رکن یا حسب استطاعت چندہ جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

● " امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(ارشاد حضرت مصلح موعود)

خطبہ جمعہ

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے،

تم اس نکتے کو مشعلِ راہ بناؤ۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد کیسے آتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،

فرمودہ ۲۳ ر نومبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اذان کے الفاظ

دہرائے جاتے ہیں تو حیّ علی الصّلٰوۃ اور حیّ علی الفلاح کے مقام میں لا حول ولاقوۃ الا باللّٰہ کہا جاتا ہے جس میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں کام ایسے ہیں جو میں نہیں کر سکتا یہ کام میری طاقت سے بالا ہیں۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر میں کوئی کام بھی نہیں کر سکتا ان دو کلمات کے متعلق خصوصیت کے ساتھ یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ نہ تو صلوٰۃ کاملہ

خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر

حاصل ہو سکتی ہے اور نہ فلاح خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل ہو سکتی ہے مگر یہ مضمون خاص طور پر اذان کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جب کوئی اصل بیان کیا جاتا ہے تو وہ اصل صرف اس جگہ ہی کام نہیں آتا بلکہ وہ باقی امور کے متعلق بھی ہوتا ہے۔ اس سے جہاں ہمیں اذان کی حکمت معلوم ہو جاتی ہے وہاں اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ تمام کام جو انسان کی طاقت سے بالا ہوں۔ ان میں الٰہی مدد مانگنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے پس اذان ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ

حقیقی مشکلات کا حل

محض اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ محض صلوٰۃ اور فلاح ہی ایسے کام نہیں جو خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے بلکہ باقی عظیم الشان اور اہم امور بھی جن کے کرنے میں دنیا کے قوانین اور نیچر کے قوانین کا تعلق ہوتا ہے یا ان کا جماعتوں سے تعلق ہوتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ہی مکمل ہوتے ہیں اوّل تو انسان کا ارادہ ہی کمزور ہے کہ وہ ایک کام کو اچھا بھلا دیکھ کر بھی اسے کرنے کی جرأت نہیں کرتا اس میں اس کام کے کرنے کی طاقت ہوتی ہے لیکن وہ اس کے کرنے کی جرأت نہیں کرتا مثلاً سینکڑوں ہزاروں مسلمان ہمیں ایسے نظر آئیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں پتہ ہے کہ

نماز خدا تعالیٰ کا حکم ہے

لیکن سستی ہے اس لئے نماز پڑھی نہیں جاتی اب نماز تو ذاتی کام ہے لیکن باوجود اس کے کہ وہ اپنا کام ہے انسان اسے جرأت اور دلیری کے ساتھ نہیں کرتا پھر جن کاموں میں دوسروں کی شراکت ہو۔ وہ تو اس کی طاقت سے ہی بالا ہوتے ہیں۔ اپنی ذات میں تو انسان کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ کر لیتا ہے لیکن دوسروں سے کام کرانا اس کی طاقت سے بالا ہوتا ہے

پس جماعتی کام خصوصیت کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی مدد

کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ایک زمیندار کھیت بوتا ہے اب ہل چلانا اس کے اختیار میں ہے اگر وہ چاہے تو ہل چلا سکتا ہے مگر باوجود اس کے یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا ہے وہ سستی کر جاتا ہے قادیان میں جب میں سیر کو جاتا تھا تو جب میں کسی اچھی فصل کے پاس سے گزرتا تھا تو اکثر لطیفہ کے طور پر میں کہتا تھا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا معلوم ہوتا ہے اور اکثر میری رائے درست ہوتی تھی۔ میرے ساتھی کہتے تھے کہ آپ کو یہ خیال کس طرح پیدا ہو گیا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا ہے تو میں کہتا تھا کہ اس کھیت میں فصل اچھی ہے اس لئے یہ کھیت کسی سکھ کا ہی ہو سکتا ہے کیونکہ سکھ محنت کرتا ہے مسلمان محنت نہیں کرتا اور بالعموم میرا اندازہ درست ہوتا تھا اکثر یہی ہوتا تھا کہ جو بھی

سرسبز اور اچھا کھیت

ہوتا وہ کسی سکھ کا ہی ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دو دفعہ مجھ کو اندازہ کرنے میں غلطی بھی لگ گئی ہو۔ لیکن اکثر دفعہ میرا اندازہ ٹھیک ہوتا تھا۔ پس انسان۔ اپنے کام میں بھی سستی کر جاتا ہے۔ بہر حال اگر اس نے محنت کی ہے اور کھیت میں ہل چلائے ہیں۔ لیکن جب بیج ڈالنے کا وقت آیا تو اسے اچھا بیج نہیں ملا۔ اس لئے اس کی فصل خراب ہو گئی۔ کیونکہ اچھا بیج مہیا کرنا زمیندار کے اختیار میں نہیں۔ ہر ایک زمیندار خود بیج مہیا نہیں کرتا۔ بلکہ بازار سے خریدتا ہے فرض کرو ملک میں بیماری پڑی اور فصلیں خراب ہو گئیں۔ اب زمیندار اچھا بیج کہاں سے لائے گا۔ یہ چیز انسان کی طاقت سے باہر نکل جاتی ہے۔ پھر پانی کا سوال آتا ہے۔ پانی مہیا کرنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ پہاڑوں پر برف نہ پڑے تو پگھلے گی کہاں سے اب برف پڑنا اور اس کا پگھلنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ پھر برف نہیں پڑی تو دریا نہیں بھرے اور یہ

انسان کے اختیار میں نہیں

پھر اگر دریا نہیں بھرے تو نہریں نہیں چلیں اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ اگر نہریں نہیں چلیں گی تو باوجود نہری زمین ہونے کے زمین کو پانی مہیا نہیں ہوگا اور فصل نہیں ہوگی اور اگر زمین نہری نہیں بارانی ہے تو بارش انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہاں قانون قدرت چلتا ہے اگر خدا تعالیٰ بارش کر دے گا تو کر دے گا ورنہ بارش نہیں ہوگی اور اس کی فصل خراب ہو جائے گی گویا اس میں ایک حصہ ذاتی ہے اور دوسرا حصہ قانون قدرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور وہ انسان کے اختیار میں نہیں وہ اسی وقت مکمل ہوگا جب انسان لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کے ساتھ

خدا تعالیٰ سے دعائیں

کرے گا اور تضرع کرے گا کہ اتنا حصہ تو میں پورا کروں گا لیکن ایک حصہ آپ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے آپ اس حصہ کو پورا کر دیں غرض ہزاروں کام ایسے ہیں جو دوسروں کے ساتھ وابستہ ہیں اور ان کی مدد کے بغیر انسان کام نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو فصل خراب ہو جاتی ہے یا مثلاً نہروں اور دریاؤں میں پانی آ گیا ہے اور کھیت کے لئے پانی میسّر ہے پھر فصل بھی اچھی ہے۔ لیکن ٹڈی دل آ گیا اور اس نے کھیت کا صفایا کر دیا تو یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ ٹڈی دس پندرہ منٹ تک کھیت میں بیٹھتی ہے اور جب اڑتی ہے تو اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یا زمین دریا کے پاس ہے اور اس میں ہزاروں چوہے آ جاتے ہیں اور اس فصل کو برباد کر دیتے ہیں اب یہ انسان کے اختیار میں نہیں یا پھر

زمیندار محنت بھی کرتا ہے

وہ ہل چلاتا ہے۔ بارش بھی وقت پر ہو جاتی ہے فصل بھی اچھی ہے ٹڈی دل بھی نہیں آتی۔ زمین بھی دریا کے پاس نہیں کہ چوہے آ جائیں اور فصل کھا جائیں لیکن اچانک ایک چنگاری اڑتی ہے اور کھلیان میں آگ لگ جاتی ہے اب یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ پھر بعض دفعہ دشمن بھی آگ لگا دیتا ہے اور دشمن بھی انسان کے اختیار میں نہیں۔ غرض کوئی کام ایسا نہیں جو مکمل

طور پر انسان کے اختیار میں ہو۔ ہر ایک کام میں کچھ حصہ قانون قدرت یا دوسرے لوگوں کا ہوتا ہے۔ اب انسان کو دوسرے لوگوں کی مدد نہ ملے یا قانون قدرت مدد نہ کرے تو وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ یہ نکتہ ہے جو ہمیں اذان سکھاتی ہے غور تو کرو آخر کتنے کام ہیں جو انسان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ تمہیں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ دنیا کے ہر کام میں تعاون اور قانون قدرت شامل ہیں گھروں ہی میں دیکھ لو ہمارے لوگ تو تعلیم میں بہت پیچھے ہیں لیکن خدا تعالےٰ نے جو

معیشت کا سامان

بنایا تھا۔ یورپ کے لوگ بھی اسے بدل نہیں سکے۔ میاں بیوی دونوں گھر کا کام چلا سکتے ہیں تم بیس نوکر رکھ لو لیکن بیس نوکر وہ کام نہیں کر سکتے جو ایک بیوی کرتی ہے انسان جتنے نوکر رکھے گا اس کا کام بڑھ جائے گا، مثلاً گھر میں کپڑا رکھا ہے۔ روپیہ رکھا ہے یا غلہ رکھا ہے اور کسی کے دس نوکر ہیں تو اسے دس آدمیوں کی نگرانی کرنی پڑے گی کہ کہیں وہ روپیہ غلہ یا سامان چرا کر نہ لے جائیں اور اگر سو نوکر ہوں گے تو اسے سو آدمیوں پر نظر رکھنی پڑے گی لیکن بیوی کے پاس انسان بغیر حساب کے روپیہ رکھ دیتا ہے، کپڑا رکھتا ہے اور اس کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہزاروں میں سے ایک عورت ہوگی جو اپنے خاوند کے سامان اور روپیہ کی حفاظت میں کوتاہی کرتی ہوگی ورنہ

گھر کا سارا کام

میاں اور بیوی کے ساتھ چل رہا ہے خاوند سارا روپیہ بیوی کو دے دیتا ہے اسے جب ضرورت ہوتی ہے بیوی روپیہ نکال دیتی ہے غرباء میں تو عام رواج ہے کہ جب بچے کی شادی ہو تو باپ سمجھتا ہے یہ اخراجات کہاں سے لاؤں گا لیکن بیوی سارا انتظام کر دیتی ہے کمانے والے کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ ہمارے پاس کتنا روپیہ ہے لیکن جس کے پاس روپیہ جمع ہوتا ہے وہ فوراً نکال کر دے دیتی ہے اور وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے پس خدا تعالےٰ نے میاں بیوی کو معیشت کا ذریعہ بنایا ہے ہاں اگر ساتھی اچھا نہیں ملتا تو ساری عمر تلخ ہو جاتی ہے دنیا میں وہ آدمی بھی ہیں جن کی آمد اچھی خاصی ہوتی ہے لیکن بیوی بیوقوف ہوتی ہے اور وہ سارا روپیہ ضائع کر دیتی ہے ایک شخص کا پانچ روپیہ کی بجائے دس روپیہ خرچ ہوتا ہے تو دوسرے کی بیوی عقلمندی سے دس کی بجائے پانچ روپیہ خرچ کرتی ہے بہر حال دنیا کے سب کاموں کی بنیاد تعاون پر ہے

یورپ، امریکہ، ہندوستان اور دیگر ممالک کا تمام نظام تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ آگے اولاد آجاتی ہے۔ خاندان کا وقار عزت اور شہرت کا تعلق اولاد کے ساتھ ہوتا ہے اگر اولاد بگڑ جائے تو اس خاندان کا وقار عزت اور شہرت قائم نہیں رہ سکتی۔ اب اولاد کا درست رکھنا خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے انسان کے اختیار میں نہیں کسی خاندان کی خواہ کتنی عزت ہو شہرت ہو لیکن اولاد بگڑ جائے تو کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ

فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پنجاب میں خصوصاً سرگودہا میں ایسے خاندان بستے ہیں جو ابوجہل کی نسل میں سے ہیں لیکن ان خاندانوں کے افراد کبھی نہیں بتائیں گے کہ وہ ابوجہل کی نسل میں سے ہیں پھر کئی ماں باپ ایسے ہیں جن کی اولاد خراب ہوتی ہے جن لوگوں کو ان کی اولاد کا علم ہوتا ہے ان کو تو علم ہوتا ہے لیکن وہ دوسروں کو دلیری اور جرأت کے ساتھ کبھی نہیں بتائیں گے کہ فلاں میرا بیٹا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس سے ان کی بے عزتی ہوگی۔ اب یہ کسی انسان کے اختیار میں نہیں کہ اس کی اولاد ٹھیک ہو اس کے اخلاق اچھے ہوں وہ خاندان کی عزت، شہرت اور وقار کو قائم رکھنے والی ہو۔ غرض

اہلی نظام ہو یا قومی نظام

خدا تعالےٰ کی مدد کے بغیر چل نہیں سکتا جب قوم بگڑتی ہے تو ایک آدمی خواہ کتنی شہرت والا ہو اسے درست نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں فرشتوں کا دخل ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کا کام آتا ہے جب خدا تعالےٰ حکم دیتا ہے تو قومیں درست ہو جاتی ہیں ہم نے تو دنیوی امور میں بھی دیکھا ہے کہ جب خدا تعالےٰ کسی قوم میں بیداری پیدا کرتا ہے تو حیرت انگیز طور پر کرتا ہے مثلاً دیکھ لو جرمن قوم کی حالت کس قدر گری ہوئی تھی لیکن اس میں ہٹلر پیدا ہوا۔ اور چند سالوں میں اس نے اپنی قوم کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ یہ انقلاب جو جرمن قوم میں ہوا ہٹلر کے اثر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ ایک رو تھی جو خدا تعالےٰ نے چلائی تھی۔ ٹڈی سائبیریا سے آتی ہے، چین سے آتی ہے یا افریقہ کے جنگلات سے آتی ہے اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور وہ یک دم ایک ملک میں نمودار ہو جاتی ہے میں نے ٹڈی کے متعلق لٹریچر پڑھا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ٹڈیوں کے درمیان روحانی تاریں چلتی ہیں اور وہ یک دم اربوں ارب کی تعداد میں آجاتی ہیں اور ملک کے ملک کو تباہ کر دیتی ہیں اور وہاں پلنی شروع

ہو جاتی ہیں۔ یو۔ این۔ او نے مڈل ویسٹ کے متعلق ایک کمیشن مقرر کیا ہے کہ کسی طرح یہ پہلے پتہ لگ جائے کہ ٹڈی نے کدھر جانا ہے اور کس وقت جانا ہے کیونکہ وہ ایک نظام کے ماتحت چلتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کہیں آگ لگتی ہے تو کوئی آدمی کہیں بھاگتا ہے اور کوئی آدمی کہیں بھاگتا ہے، لیکن ٹڈی ایک نظام کے ماتحت ایک لائن پر چلتی ہے ہزاروں میل سے آتی ہے اور پھر واپس ہو کر دو چار سال بعد کسی اور ملک کی طرف جاتی ہے اس کے راستے مقرر ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ

ایک قانون کے ماتحت

چلتی ہے پھر شکار ہے۔ لوگ شکار کے لئے باہر جاتے ہیں شکار بھی ایک خاص قانون کے ماتحت آتا ہے۔ پہاڑوں سے جانوروں کے جھنڈ اڑتے ہیں تلیر اڑتے ہیں۔ قاز اڑتے ہیں اور ان کی ڈاریں ایک لائن میں چلتی جاتی ہیں اور اس طرح خاص علاقوں میں شکار پیدا ہو جاتا ہے گویا جانوروں میں الہام کے طور پر کوئی بات آتی ہے اور وہ اڑتے ہیں اور کسی خاص علاقہ کی طرف نکل جاتے ہیں غرض قانون قدرت کا ہاتھ ہر کام میں اتنا نظر آتا ہے کہ اگر ہم اسے نظر انداز کر دیں تو صحیح راستہ سے بھٹک جائیں۔ خصوصاً جماعتی کاموں میں اگر خدا تعالیٰ کی مدد نہ ہو اگر قانون قدرت اور نیچر کا لحاظ نہ رکھا جائے تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے اور جو جماعتیں انبیاء بناتے ہیں ان میں تو جماعتی اثر اتنا ہوتا ہے کہ وہ انبیاء خود اپنی ذات میں ایک جماعت ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ان ابراھیم کان امۃ (النحل ۱۲)

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک جماعت تھے پس انبیاء کے کاموں میں اور جماعتی کاموں میں

خدا تعالےٰ کی مدد

کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے اگر کسی فرد کا کام خراب ہو جاتا ہے تو اس کا اثر اسی کی ذات پر ہوگا لیکن اگر جماعت میں کوئی غلطی پیدا ہوگی تو سارا کام خراب ہو جائے گا۔ بچپن میں ہم ایک کھیل کھیلا کرتے تھے شاید اب بھی بچے کھیلتے ہوں اور وہ اس طرح کہ ہم ایک لائن میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اینٹیں کھڑی کر دیتے تھے پھر اس لائن کے ایک طرف کھڑے ہو کر ایک اینٹ کو ٹھوکر لگاتے تھے تو وہ اینٹ دوسری اینٹ پر گرتی تھی۔ وہ اینٹ آگے تیسری اینٹ پر گرتی تھی اور پھر وہ چوتھی اینٹ پر گرتی تھی اس طرح ایک خاص نظارہ پیدا ہو جاتا تھا اور وہ پچاس، ساٹھ اینٹوں

کی لائن ساری کی ساری گر جاتی تھی یہی حال جماعت کا ہے ایک آواز آتی ہے اور ساری کی ساری جماعت کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور ایک ٹھوکر لگتی ہے تو ساری کی ساری جماعت گر جاتی ہے ایسے حال میں خدا تعالیٰ پر نظر رکھنا اور اس پر توکل کرنا بڑا ضروری ہے اور اس میں ذرہ بھر کوتاہی کرنا جماعت کی جماعت کو گرا دیتا ہے اب اگر خالص انسانی کاموں میں خدا تعالےٰ سے استمداد کرنا اثر پیدا کرتا ہے تو خدائی کاموں میں اس سے استمداد کرنا کیوں اثر پیدا نہ کرے گا۔ دنیا میں قومیں گرتی اس لئے ہیں کہ ان کے افراد کام کی عظمت اور اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں وہ خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھتے اور اس سے استمداد نہیں کرتے۔ اگر تم خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور کامیاب ہوگے۔ خدا تعالےٰ نے جب خود ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ اسے کیوں پورا نہیں کرے گا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم

تم خدا تعالیٰ کا کام کرو

اور وہ خود اپنا کام نہ کرے جب آقا اپنے کسی نوکر کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو اسے اپنے کام کا اپنے نوکر سے زیادہ احساس ہوتا ہے۔ جب امریکہ میں انگریزوں کے خلاف بغاوت ہوئی اور لڑائی شروع ہو گئی۔ تو امریکن بے سرو سامان تھے ملک کے تاجر اور زمیندار اٹھ کھڑے ہوئے تھے کہ وہ اپنا ملک آزاد کرائیں گے۔ ان کے پاس نہ فوج تھی نہ سامانِ جنگ تھا لیکن انگریزوں کے پاس سامان جنگ بھی تھا اور فوج بھی۔ اس لئے انگریز انہیں بری طرح مارتے تھے۔ امریکہ کے باشندوں نے اپنے میں سے ایک بہترین شخص "واشنگٹن" کو اپنا افسر بنایا اور اسے کمانڈر انچیف مقرر کیا۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ اس کے اندر ایک آگ لگی ہوئی تھی اور اسے احساس تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے وہ دیوانہ وار ادھر ادھر پھرتا تھا اور جہاں سستی پاتا تھا لوگوں میں تقریر کر کے اور جوش دلا کر انہیں دوبارہ کھڑا کرتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امریکنوں نے انگریزوں کو ملک سے باہر نکال دیا اور اب امریکہ اتنی بڑی طاقت ہے کہ انگریز غلاموں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اسی

واشنگٹن کا ایک لطیفہ

مشہور ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ جس کا کام ہوتا ہے اسے اس کا کتنا احساس ہوتا ہے۔ کسی جگہ پر انگریزوں کے حملہ کا ڈر تھا سپاہیوں کا فرض تھا کہ وہ ایک چھوٹا سا قلعہ تعمیر کریں۔ ایک کارپورل یعنے ہمارے ملک کا صوبے دار) ان کا نگران تھا۔ اب کارپورل اور کمانڈر انچیف میں بہت بڑا فرق ہے لیکن سر توجہ

ہونا چاہیئے تھا کہ ہر فرد کو قومی کام کا احساس ہوتا لیکن "واشنگٹن" سمجھتا تھا کہ چونکہ کام کا ذمہ دار میں ہوں اس لئے مجھے اس کام کا زیادہ احساس چاہیئے اس لئے دوسروں کی نسبت اسے کام کا زیادہ خیال رہتا تھا سپاہی قلعہ بنا رہے تھے اور وہ کارپورل ان سے کام کروا رہا تھا اور کہہ رہا تھا شاباش بہادرو اینٹیں اٹھاؤ۔ لکڑی اٹھاؤ۔ لیکن وہ خود کام نہیں کرتا تھا۔ اسے اپنے عہدے کی وجہ سے گھمنڈ اور غرور تھا کہ میں کارپورل ہوں۔ اتنے میں ایک بڑا گولہ لکڑی کا آیا جسے انھوں نے چھت پر چڑھانا تھا۔ لیکن آدمی کافی نہیں تھے وہ زور لگاتے تھے لیکن گولہ نیچے گر جاتا تھا۔ کارپورل پاس اکڑا ہوا کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا شاباش بہادرو زور لگاؤ۔ ہمت کرو اور اس گولے کو چھت پر چڑھا دو۔ اتنے میں ایک سفید گھوڑے پر سوار ایک آدمی پاس سے گزرا۔ اس نے جب یہ نظارہ دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے

کارپورل نے کہا

یہ بہت ضروری کام ہے جو ہم نے شام تک ختم کرنا ہے لیکن یہ گولہ ہم سے چھت پر نہیں چڑھتا یہ سن کر وہ شخص گھوڑے سے اترا اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر اس نے لکڑی کو اٹھایا اور چھت پر رکھ دیا۔ لیکن وہ کارپورل پاس کھڑا رہا جب وہ واپس لوٹنے لگا تو کارپورل نے خیال کیا میرا فرض ہے کہ اس کا شکریہ ادا کروں چنانچہ اس نے اسے بلایا اور کہا میاں ادھر آؤ جب وہ آیا تو کارپورل نے کہا میاں میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے قومی کام میں حصہ لیا ہے وہ مسکرایا اور کہا جب بھی تمہیں کوئی مشکل پیش آجائے یا کوئی ایسا کام آجائے جسے کرنا تم پسند نہ کرو تو تم اپنے کمانڈر "واشنگٹن" کو اطلاع دے دیا کرو۔ وہ فوراً حاضر ہو جائے گا۔ وہ کارپورل یہ دیکھ کر کہ وہ شخص خود ان کا کمانڈر "واشنگٹن" ہے سخت شرمندہ ہوا۔ "واشنگٹن" نے کہا محض نعروں سے کام نہیں ہوتا۔ اگر یہ احساس ہوتا کہ یہ میرا اپنا کام ہے تو کیا تم اس طرح پاس کھڑے رہتے۔ یہ کام میرا کام ہے۔ اس لئے مجھے اس کا احساس ہے اب کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ "واشنگٹن" کو تو اپنے کام کا احساس تھا لیکن خدا تعالےٰ کو اپنے کام کا احساس نہیں یاد رکھو جب کبھی تم اس کی طرف متوجہ ہو گے جب بھی تم اس کی طرف رخ کرو گے کہ خدایا ہمارے سامنے یہ یہ مشکلات ہیں کام تیرا ہے ہم کرتے تو ہیں لیکن اس کو مکمل کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اب تو ہی ہماری مدد فرما۔ تو تم دیکھو گے اس وقت

خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے

آئیں گے اور وہ کام کر دیں گے گویا

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہر کام میں عموماً اور اہم مذہبی اور قومی کاموں میں خصوصاً خدا تعالےٰ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور جب اسے مدد کے لئے انسان بلاتا ہے تو وہ اس کی مدد کو آتا ہے۔ جب تم دیکھتے ہو کہ یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے جب تم دیکھتے ہو کہ کامیابی کے تمام راستے ہم پر بند ہو گئے ہیں اور جب باوجود محنت اور زور لگانے کے تم کسی کام کو سرانجام نہیں دے سکتے تو خدا تعالےٰ کو بلاؤ وہ تمہاری مدد کے لئے آئے گا۔ اس نکتہ کو اگر تم مضبوطی سے پکڑ لو گے تو تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ خدا تعالےٰ کی طرف جاؤ اور اس سے مدد چاہو۔ جب تم یہ کہو گے کہ خدایا یہ کام تیرا ہے جب تم دیانت داری سے اپنے فرض کو ادا کرو گے اور پھر کہو گے کہ خدایا ہم سے جو ہو سکتا تھا وہ ہم نے کر لیا ہے مگر کام ہمارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اے اللہ اب آپ تو آ اور اس کام میں ہماری مدد کر۔ تو پھر یاد رکھو خواہ رات ہو یا دن صبح ہو یا شام۔ سویرا ہو یا اندھیرا۔ خدا تعالیٰ اور اس کی فوجیں آئیں گی۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کام کو خدا تعالےٰ کا کام سمجھا جائے۔

ضرورت اس بات کی ہے

کہ تم اپنی ذمہ داری کو ادا کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جاؤ اور کہو خدایا ہم میں جتنی طاقت تھی اس کے مطابق ہم نے کام کیا ہے۔ لیکن یہ کام ہماری طاقت سے بالا ہے اور ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے اب تو مدد کرے تو ہم اس کام کو کر سکتے ہیں پھر دیکھو گے کہ خدا تعالےٰ کس طرح تمہاری مدد کو آتا ہے۔ یہ ایک نکتہ ہے جو اذان ہمیں سکھاتی ہے تم اس نکتے کو مشعل راہ بناؤ اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کرو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالےٰ کی مدد کیسے آتی ہے ؛

دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۴ فروری بروز اتوار مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب نے اپنے بیٹے عزیزم سردار عبد السمیع صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام وسیع پیمانہ پر کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے متعدد افراد کے علاوہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی شرکت فرما کر تقریب کو بابرکت بنایا۔ عزیزم عبد السمیع کا نکاح گزشتہ سال ۲۱ جون کو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے طاہرہ صدیقہ بنت مولانا ظہور حسین صاحب سے پڑھا۔ ۱۳ فروری کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

(محمد اجمل شاہد مربی پشاور)

خدام الاحمدیہ کراچی سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا خطاب

مورخہ ۳۱۔جنوری ۶۵ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے ایک اجلاسِ عام میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی خطاب فرمایا اور حاضرین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ کے خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے آیت "یایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون" پڑھی اور فرمایا۔ اس آیت میں بڑی سادہ سی بات کہی گئی ہے لیکن زندگی کے معیاروں میں سے ایک بہت بڑا معیار پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے یہ بڑے رنج کی بات ہے کہ انسان ایک بات کہے اور اسے نہ کرے۔ ہر بیعت کرنیوالا یہ عہد کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں کہ کیا ہمارا عمل بھی اس عہد کے مطابق ہے یا نہیں۔

اگر کسی جلسہ کے لئے جمع ہوا جائے اور اس میں بیان کردہ باتوں کو صرف سنا جائے اور ان پر عمل نہ کیا جائے تو یہ وقت کا ضائع کرنا ہے۔ زندگی کا ہر لمحہ اس طور پر گزارنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط تر ہوتا جائے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام وقت صرف عبادت میں ہی صرف کیا جائے۔ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے جو بھی کام کیا جائے وہ عبادت میں شامل ہے حلال روزی کمانا۔ صحت کی اس غرض سے حفاظت کرنا کہ اس میں دین کی خدمت کی جائے دین میں شامل ہے۔ پس کوشش کریں کہ اس کا ہر لمحہ خدا تعالےٰ کے زیادہ قریب کرنے والا ہو اور ساتھ ساتھ اعمال کا محاسبہ بھی کرتے رہیں تا آپکی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو۔

جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی انعام ہوتا ہے اس کے پیچھے کوئی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جس قدر بڑا انعام ہوگا۔ اسی قدر ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھیں گی۔ خدا تعالےٰ منہ سے کوئی بات کہہ دینے سے راضی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے عمل ضروری ہے شیطان چھوٹی چھوٹی راہوں سے انسان پر حملہ کرتا ہے۔ اگر ان معمولی باتوں کی پرواہ کی جائے تو رفتہ رفتہ انسان بڑی نیکیوں کی توفیق پا لیتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو خدا تعالےٰ کی طرف سے حکمت کا خزانہ سمجھنا اور اس کو اپنانا بہت ہی مبارک ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا موجب ہے۔

انسان کے ظاہر و باطن دونوں کو اہمیت حاصل ہے ظاہر کو چھوڑ کر صرف باطن کا خیال کرنا غلط تصور ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق نہیں قائم ہو سکتا کہ جب تک جسم اور روح دونوں ہی عبادت میں مصروف نہ ہوں۔ جو قوم کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کریگی وہ انہیں میں سے سمجھی جائے گی۔ آپ اپنا ظاہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر کے مطابق بنائیں تاکہ آپ کو دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ آپ صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

یاد رکھیئے! حقیقی عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے خدا تعالیٰ کی ذات کے مقابلہ میں ساری دنیا ایک مری ہوئی مکھی کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ اگر آپ خدا تعالےٰ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور تمام دنیا بھی آپ کی مخالفت میں کھڑی ہو جائے تو خدا تعالیٰ آپ کے مقابلہ میں انہیں تباہ کر دینا منظور کریگا اگر خدا تعالیٰ کی خاطر کوئی نقصان اٹھائے گا۔ تو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرے گا۔

ہماری زندگی کے لئے نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ ہے اس کو اپنانا ضروری ہے۔ اوقات کو ضائع ہونے سے بچاؤ فضول باتوں میں بہت سا وقت ضائع کیا جاتا ہے خاموشی سے بھی انسان بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ خدمتِ خلق کی سرگرمیوں میں ابھی بہت گنجائش ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ساری مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر کام خالصۃً للہ کریں۔

لغو باتوں سے اعراض کرو جو نیکی کی باتیں بتائی جائیں ان پر عمل پیرا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی میں ایمان نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ داڑھی میں تو ایمان نہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تو ایمان ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھی ہے اس لئے ہمیں بھی حضور کی اقتداء کرنی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی
بوساطت شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقتضائے توحید

"توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

مولانا کوثر نیازی جماعت اسلامی سے مستعفی ہو گئے

یہ جماعت صراطِ مستقیم سے بھٹک چکی ہے اور اس کے امیر کا طرز عمل گمراہ کن ہے

—(کوثر نیازی)

مولانا کوثر نیازی نے جو جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے رُکن بھی رہ چکے ہیں اور حلقہ لاہور کے امیر اور قیم بھی جماعت اسلامی کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے نام ایک خط میں جماعت پر سنگین الزامات عائد کئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جماعت کی قیادت باہمی آویزشوں خلفشار اور سازشوں میں معروف ہے اور عام کارکن مایوس اور پریشان ہیں۔ جماعت کی قیادت پر تنخواہ دار ملازم قابض ہیں اور جماعت پر آمریت مسلط ہے۔ جماعتِ اسلامی کے قائدین عبادات میں سخت تساہل برتتے ہیں اور اُن محفلوں میں خدا اور رسول کا تذکرہ برائے بیعت رہ گیا ہے۔ جماعتِ اسلامی کے پاس جو امانتیں ہیں وہ ضائع ہو رہی ہیں۔ عشر اور زکوٰۃ کی رقوم خالص سیاسی اور انتخابی مہمات اور ہمہ وقتی کارکنوں کی تنخواہوں پر صرف کی جا رہی ہیں۔ قیادت نے ارکان کی اکثریت کی مرضی کے خلاف متحدہ محاذ میں شرکت کی۔ اور صدارتی انتخاب میں سربراہ مملکت کے عہدے کے لئے ایک عورت کی حمایت کرنے کے لئے حرمتوں کو ابدی اور غیر ابدی میں تقسیم کر کے جماعت صراطِ مستقیم سے بھٹک گئی۔ اور ایک ایسی راہ اختیار کی ہے جو منکرین حدیث کے گمراہ کُن راستے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

مولانا کوثر نیازی نے اس خط میں ان تمام مسائل پر غور کرنے کے لئے جماعت کے ارکان کا کل پاکستان اجتماع بلانے کی بھی تجویز کی تھی۔ لیکن امیر جماعت مولانا مودودی نے یہ تجویز ماننے کے بجائے انہیں جماعت سے استعفیٰ دینے کی ہدایت کی۔ اور ساتھ ہی اِس امر کا خدشہ ظاہر کیا کہ اِس تنقید کے پیچھے "دوسرے محرکات" ہیں۔

مولانا کوثر نیازی نے امیر جماعت کا جواب موصول ہونے کے بعد اُن کو اپنا استعفیٰ بھیج دیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ آپ نے جماعت میں اپنی پالیسی سے اختلاف کرنے والوں کو ہمیشہ یہی طعنہ دیا ہے۔ کہ اس اختلاف کے محرکات دوسرے ہیں۔ حالانکہ اب جماعتِ اسلامی کا کوئی رکن جماعت میں رہ کر بھی اس کی پالیسی سے اختلاف رائے نہیں کر سکتا۔

مولانا کوثر نیازی کے بیان کا متن حسب ذیل ہے:۔

میں انتہائی غم واندوہ، سخت قلبی اذیت اور المناک ذہنی کرب کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں نے جماعت اسلامی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس جماعت کے ساتھ سترہ سال کی طویل مدت تک وابستہ رہنے کے بعد قطع تعلق کا یہ فیصلہ کیوں کرنا پڑا۔ اس سوال کا مختصر سا جواب تو یہ ہے کہ جس منزل تک پہنچنے کی جدوجہد جماعت اسلامی کا اصل نصب العین تھا وہ منزل نہ صرف یہ کہ نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی ہے۔ بلکہ جماعت کی مرکزی قیادت اسے بدستور غلط راہوں پر چلائے لئے جانے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں کچھ عرصہ سے جماعت اسلامی کے داخلی نظم کی خامیوں، اس کی تباہ کن سیاسی پالیسیوں اور بعض گمراہ کن افکار و نظریات کے بارے میں اپنی بے اطمینانی اور بے چینی کا اظہار جماعت اسلامی پاکستان کے امیر مولانا مودودی صاحب سے زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں کرتا رہا ہوں۔ اور میں نے پوری کوشش کی ہے کہ جماعت میں رہتے ہوئے اصلاح احوال کی کوشش کروں۔ مگر افسوس کہ میری یہ ساری کوششیں بے سود ثابت ہوئیں اور بالآخر مجھے یہ تکلیف دہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ کہ میں جماعت سے اپنا تعلق منقطع کر لوں۔

کل پاکستان اجتماع بلانے کی تجویز

حال ہی میں مَیں نے مولانا مودودی کے نام ایک مفصل مکتوب لکھا تھا۔ جس میں بڑی دردمندی کے ساتھ ان اصولی اور عملی خرابیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جو جماعت کے موجودہ طریق کار اور اس کی مرکزی قیادت کے طرزِ فکر و عمل سے رونما ہو رہی ہیں۔ اور انہیں توجہ دلائی تھی کہ ان خرابیوں کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہماری تنظیم ملک و ملت اور دین و شریعت کی کوئی خدمت انجام دینے کے بجائے الٹا ان کی ضرر رسانی کا ذریعہ بن جائے گی۔ اسی سلسلہ میں مَیں نے پاکستان بھر کے ارکانِ جماعت کا اجتماع بلانے کی تجویز پیش کی تھی۔ مگر مولانا مودودی نے اس مکتوب کے جواب میں جو طرزِ عمل اختیار کیا وہ حد درجہ افسوسناک اور ان کے آمرانہ مزاج کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

جماعت کی دینی اور جمہوری حالت

جماعت کی دینی اور جمہوری حالت اس وقت یہ ہے کہ صدارتی انتخابات کے موقع پر پچھلے دنوں جماعت کی مجلس مشاورت نے جو قرارداد پاس کی تھی وہ جیل میں مولانا مودودی نے لکھی تھی۔ اور اسے لفظ بلفظ مجلس مشاورت کا فیصلہ قرار دے کر جمہوریت کا منہ چڑایا گیا تھا۔ جماعت بنیادی جمہوریتوں پر تنقید اور بالغ رائے دہی کا مطالبہ کرتی ہے۔ مگر خود اس نے اپنے نظام میں اس طرح کی درجہ بندی قائم کر رکھی ہے اور ہزاروں کارکنوں میں سے صرف پندرہ سو ۱۵۰۰ ارکان کو ووٹ کا حق دیتی ہے۔ جماعت پر تنخواہ دار لیڈرشپ مسلط ہے۔ اس کا ہر پندرھواں رکن تنخواہ دار ہے۔ حد یہ ہے کہ اس کی سینٹ حاکمہ۔ مجلس عاملہ تک کے ارکان ایک آدھ کے سوا سب کے سب تنخواہ دار ہیں۔ اور مولانا مودودی انہیں شوریٰ میں سے نامزد کرتے ہیں۔ اگر کوئی رکن جماعت کی پالیسی تبدیل کرنے کے لئے جماعت کے اندر بھی اظہار رائے کرے تو وہ جماعتی دستور کی رُو سے جماعت کا عہدیدار نہیں رہ سکتا۔ سیاسی بے تدبیریوں کا عالم یہ ہے کہ ایک طرف تو واضح اصولی اور بنیادی اختلافات اور ارکان جماعت کی بے چینی کے باوجود جماعت متحدہ محاذ میں شامل ہو گئی۔ اور دوسری طرف صرف ایک ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے اس نے محاذ میں رہتے ہوئے محاذ کے پارلیمانی بورڈ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔

جماعت اسلامی کے بگاڑ کا مسئلہ اگر سیاسی میدان تک ہی محدود رہتا تو ممکن تھا کہ اسے مزید کچھ دیر کے لئے برداشت کرنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن بدقسمتی سے نوبت اب یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ سیاسی مصلحتوں کے لئے واضح شرعی حرمتوں کو سراسر غلط اور ناجائز طور پر ابدی اور غیر ابدی حرمتوں میں تقسیم کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے اور جماعت کے جبری نظام میں اس کے خلاف آواز اُٹھانے کی گنجائش بھی نہیں چھوڑی گئی۔

جماعت اسلامی کا آمرانہ نظام

حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت اسلامی جو ابتدائی دور میں بلاشبہ ایک بااصول دینی جماعت تھی۔ ایک دینی جماعت تو درکنار ایک بااصول سیاسی پارٹی کے مقام سے بھی گر چکی ہے اور دینی و اصلاحی معاملات میں اس کی سرگرمیاں بالکل برائے نام رہ گئی ہیں۔ جماعت کے مخلص کارکنوں کی میرے دل میں بے حد قدر ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ یہ اپنے اندھا دھند اعتماد کی وجہ سے اور کچھ جماعت کے موجودہ آمرانہ نظام کی وجہ سے بالکل بے بس بنا کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی طرف سے جماعت کی غلط روش کو تبدیل کرنے کی کوشش مؤثر نہیں ہو سکتی۔

مکرم سیّد محمد یوسف صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرم سید محمد یوسف شاہ صاحب قائم مقام ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۱۹ر فروری ۱۹۶۵ء بوقت ۲ بجے صبح بروز جمعہ۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر ساٹھ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ۱۶ برس کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اور حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملازمت چھوڑ کر ملکانہ تحریک میں شامل ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری کوئی سفارش نہیں تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت مجھے دنیوی لحاظ سے بھی تمام ہم عصر اہلکاروں سے زیادہ ترقی دی۔

آپ ۱۹۵۴ء میں ریٹائر ہوئے اور بطور مختار عام جائیداد سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولا سے جا ملے۔ بیماری کی حالت میں بھی سلسلہ کا بہت خیال رہتا تھا۔

مورخہ ۱۹ر فروری کو جمعہ کی نماز کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

—(سیّد سجاد حیدر)

دُعائے نعم البدل:۔ (۱) مکرم مولوی محمد شریف صاحب کونٹ جامعہ احمدیہ کی چھوٹی بچی عزیزہ منصورہ بعمر قریباً سوا سال دو تین دن بعارضہ خناق بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷ر فروری کو وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) مورخہ ۲/۶۵۔۲ کو میرا نواسہ منور احمد بعمر دو سال اچانک نمونیہ کا حملہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نیز پیرانہ سالی میں اس صدمے کی وجہ سے میری صحت پر بھی بہت اثر ہے۔ (خاکسار حاجی محمد الدین تہالوی درویش قادیان حال ربوہ)

احباب دونوں کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

مندرجہ ذیل عارضی اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے اور پی ڈبلیو آر ہیڈ ڈویژن کے حلقہ انتظام کے علاقوں کے اندر آنے والے سول۔ اضلاع سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے نزدیکی دفتر روزگار کی وساطت سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۱) لوکو شیڈ لاہور کے لئے ۱۲۵-۲۲۵ روپے (کنسالیڈیٹڈ) کے سکیل میں لیبارٹری اسسٹنٹ کی دو اسامیاں

(۲) لائل پور میں ریلوے کے چلائے جانے والے سکول کے لئے اسسٹنٹ ٹیچر (صرف عورت) کی ایک اسامی۔ سکیل ۱۰۰-۱۷۵ روپے (کنسالیڈیٹڈ)

(۳) سینٹ انڈریوز سکول پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے لئے ۱۰۰-۱۷۵ روپے (کنسالیڈیٹڈ) سکیل میں اُردو ٹیچر (صرف عورت) کی ایک اسامی۔

ایک فی صد اور ۳۳ فی صد اسامیاں بالترتیب (۱) شیڈول کاسٹس۔ (۲) ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں۔ ریٹائر ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے بیٹوں / بیٹیوں۔ پوتوں / پوتیوں (والد اور والدہ دونوں کے رشتہ سے) اور زیر کفالت بھائیوں / بہنوں (جن کا باپ وفات پا چکا ہو) کیلئے مخصوص ہیں۔

جو امیدوار ۳۳ فی صد مخصوص اسامیوں کے تحت زیر غور ہوں انہیں اپنی درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات ارسال کرنا ہونگی۔

ا۔ اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد، دادا یا بھائی مستقل گزیٹڈ ریلوے ملازم ہے یا تھا۔ زیر کفالت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ اس کا باپ زندہ نہیں ہے۔ اور وہ مکمل طور پر اپنے بھائی کی کفالت میں ہے۔

ب۔ اگر امیدوار کا باپ / دادا اب ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے تو اس بات کا واضح ثبوت کہ

(۱) اُسے ڈسپلنری یا اپیل رولز کے تحت ملازمت سے سبکدوش نہیں کیا گیا تھا۔

(۲) اس نے گریجویٹی یا پراویڈنٹ فنڈ کی خاص امداد حاصل کی تھی۔

قابلیت:۔ برائے (۱) امیدوار کو سائنس اور کیمسٹری کے ساتھ انٹرمیڈیٹ ہونا چاہیئے۔

" (۲) میٹرک ایس وی یا جے وی

" (۳) میٹرک ایس وی

عمر:۔ ۲۰-۳-۱۹۶۵ کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان

درخواستوں کی ترسیل:۔ درخواستیں مقررہ فارموں پر ارسال کرنا لازمی ہیں۔ جو ریلوے کے بڑے سٹیشنوں پر ایک روپیہ فی فارم کی ادائیگی پر مل سکتے ہیں۔ درخواستیں فارم پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پُر کر کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کو ۲۰ مارچ ۱۹۶۵ء تک پہنچا دیں۔ سرکاری ملازمین کی صورت میں امیدوار درخواستیں اپنے محکمہ کے سربراہ کی وساطت سے ارسال کریں۔ سرکاری ملازمین کی درخواستیں دفتر روزگار کی وساطت سے بھی آنی لازمی ہے۔

درخواست کے ہمراہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے حاصل کردہ سکونتی سرٹیفکیٹ آنا لازمی ہے۔

خاص مراعات:۔ مندرجہ ذیل سے تعلق رکھنے والوں کے لئے۔

(۱) شیڈول کاسٹس

(۲) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقے اور ان سے ملحقہ ریاستیں۔

(۳) آزاد کشمیر۔ گلگت ایجنسی اور بلتستان کے مستقل سکونتی اور جموں و کشمیر کے امیدوار جو مندرج بالا علاقوں یا پاکستان کے کسی علاقہ میں ہجرت کر چکے ہوں۔ اور

(۴) مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے ملحقہ علاقے

(ا) درخواست فارم کی قیمت ۱/- روپے کی بجائے ۲۵ پیسے

(ب) زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں تین سال کی رعایت

مندرجہ بالا اسامیوں کے لئے بلائے گئے امیدواروں کو تحریری امتحان پاس کرنا ہوگا۔

منتخب شدہ امیدواروں کو مقررہ میڈیکل ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا۔

ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواروں کو سفری خرچ یا ڈیلی الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔

اس موضوع پر خط و کتابت زیر غور نہ ہوگی۔

(کے ایم ارشد) پی آر ایس

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پی ڈبلیو آر۔ لاہور

تقریب شادی

مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب آف داؤد کلاتھ سٹور راولپنڈی کے برادر خورد مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد یٰسین صاحب مرحوم) کی تقریب شادی مؤرخہ ۷ رفروری ۱۹۶۵ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح تنویر کوثر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب آف روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز سرگودھا کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مؤرخہ ۲۵ ردسمبر ۱۹۶۴ء کو مسجد غلہ منڈی ربوہ میں پڑھا تھا۔

بارات مورخہ ۶ رفروری کو راولپنڈی سے بذریعہ بس و موٹر کار روانہ ہونے کے بعد ربوہ ہوتی ہوئی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی سرکردگی میں اسی روز شام کو سرگودھا پہنچی۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۷ رفروری کی صبح کو عمل میں آئی جس میں محترم مولانا مبشر صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ جس کے بعد بارات واپس روانہ ہو کر ۷ رفروری کی شام کو ہی راولپنڈی واپس پہنچی۔

مورخہ ۸ رفروری کو مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب نے وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ اور دعوتِ ولیمہ۔ ہر دو تقاریب میں احمدی اور غیر احمدی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں آل پاکستان انٹر کالجیٹ مباحثہ

مؤرخہ ۱۴ رفروری ۱۹۶۵ء کو تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں یونین کے زیر اہتمام کالج کی وسیع گراؤنڈ میں ایک بین الکلیاتی مباحثہ منعقد ہوا۔ جس کا موضوع یہ تھا کہ "اس ایوان کی رائے میں جذبۂ قومیت ارتقائے انسانیت کے لئے مہلک ہے"۔

اس مباحثہ میں شرکت کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ گورنمنٹ کالج شیخوپورہ۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ڈی۔ سی کالج ڈسکہ۔ اسلامیہ کالج قصور اور دیگر متعدد اداروں سے طلباء کی ٹیمیں۔ اور اساتذہ کرام نے شرکت فرمائی۔ اور مباحثہ کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر مبسوط تقاریر کیں۔ علاقے کے کثیر احباب نے اور اردگرد کے سکولوں کے طلباء اور اساتذہ نے اس میں حصہ لیا۔ اور یہ تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔

کالج اور مقامی سکول کی تاریخ میں انٹر کالجیٹ مباحثہ کی تقریب پہلی مرتبہ منعقد ہوئی تھی۔ مباحثہ کے اختتام پر جج صاحبان کے فیصلہ کی رُو سے کالج کی ٹرافی گورنمنٹ کالج شیخوپورہ کے حصہ میں آئی۔ اور حسب ذیل طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

اوّل انعام:۔ منہاج الدین تبسم۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔

دوم " :۔ افتخار علی رانا۔ " " شیخوپورہ

سوم " :۔ حامد نواز صاحب۔ اسلامیہ کالج قصور

چہارم " :۔ جمیل لطیف صاحب۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مباحثہ کی صدارت مقامی کالج یونین کے انچارج صاحب نے کی اور تمام انتظامات یونین کے عہدیداروں نے اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیئے۔

آخر میں مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے پرنسپل کالج گھٹیالیاں نے اوّل۔ دوم۔ سوم اور چہارم آنے والوں کو انعام تقسیم کئے۔ اور اپنی اختتامی تقریر فرمائی۔

تقریباً ½۱ بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد جملہ مہمانان کی دعوت طعام ہوئی۔ اور پھر باہر سے آنے والے طلباء اور اساتذہ کو الوداع کیا گیا۔ باوجود اس کے کہ موسمی حالات ایک روز قبل اچھے نہ تھے۔ اور راستے خراب تھے۔ لیکن طلباء اور اساتذہ نے ذوق شوق سے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

(اقبال احمد۔ صدر یونین تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں)

درخواستِ دُعا:۔ میری بہو عزیزی ثریا اہلیہ عزیز محمد علیم الدین سخت بیمار ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ (منشی محمد الدین سابق ٹھیکیدار عبۂ سرگودھا)

مذہبی کُتب

اُردو - عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ضرورت مزارعین

ہمیں اپنی زرعی زمین کے لئے جس کا رقبہ قریباً ۴ مربعہ ہے اس میں سے ایک مربع زمین آباد ہے اور باقی ہموار مگر غیر آباد ہے جو بآسانی آباد ہو سکتی ہے۔ پانی الکیمیشن اور نہری با فراط ہے۔ ٹیوب ویل بھی لگا ہوا ہے ستاجری پر کاشت کرنیوالے محنتی اور دیانتدار مزارعین کی ضرورت ہے۔ زمین ملتان شہر سے ۵ا میل مین ریلوے لائن پر واقع سٹیشن سے بالکل قریب ہے۔ خواہشمند مزارعین خاکسار سے خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔
المعلن:- چوہدری عبداللطیف پروپرائیٹر پاؤنیر الیکٹرک کمپنی بیرون حرم گیٹ ملتان۔ فون ۳۲۲۸

ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ

نُور کاجل

- آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کرتا ہے
- نظر کو طاقت دیتا ہے۔
- خارش، پانی بہنا، ہہمنی، ناخنہ، جالا وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔
- بچوں، عورتوں، مردوں سب کے لئے مفید ہے۔

فی شیشی دس آنہ - سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۲۱۸
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور • لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۰۸

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلہ میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابلِ واپسی)	ڈرائنگ سپیسی فیکیشن (اگر درکار ہو) بذریعہ درخواست بقیمت مندرجہ ذیل دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر سیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے مل سکتی ہے	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱-	پی ۲/۱۴/۶۴/۳-۴-۶۴ برننگ شیٹ کے ۲۰۰ گیلن کی گنجائش والے کولڈ واٹر سٹوریج ٹینک = ۳۹ عدد	۱۰/- روپے	۶/- روپے	۲۳/۲/۶۵ تا ۲۰/۳/۶۵	۲۲/۳/۶۵ ۸ بجے صبح	۲۲/۳/۶۵ ۹ بجے صبح
۲-	پی ۲/۲۱/۳-۶۵ (۱) ٹرانسفارمر سٹیپ ڈاؤن ۲۰۰ کے وی اے وغیرہ = ۲ عدد (ii) ایچ ٹی سوئچ گیئر ہ پینل : ایک سوئچ بورڈ (iii) ایل ٹی سوئچ بورڈ دس پینل = ایک سوئچ بورڈ	۱۰/- روپے	×	״	״	״
۳-	پی ۷/۲۴۴/۵-۶۴ پائپ سی آئی ڈبل فلینگڈ ۱۰ بور ۱۵ فٹ لمبے = ۲۴۲ عدد	۱۰/- روپے	×	۲۴/۲/۶۵ تا ۲۳/۳/۶۵	۲۴/۳/۶۵ ۸ بجے صبح	۲۴/۳/۶۵ ۹ بجے صبح

۲- ٹنڈر فارم (ناقابلِ منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (اسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ایام جمعہ کے سوا تمام کام کے دنوں میں صبح ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے)
پیشکشیں صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔
ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر رہنا چاہیں گے۔
کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار یا رقم دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کے پرنٹ شدہ خوبصورت اور دلکش
نصرت رائٹنگ پیڈ
خریدیئے
ملنے کا پتہ:-
نصرت آرٹ پریس۔ گول بازار۔ ربوہ

ھوالشافی

مقوّی دماغ

طلباء اور اساتذہ اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے معیاری دوا اس کا استعمال دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ یاد کرنے اور سمجھنے کے لئے ذہن کھولتا ہے۔ چکر۔ سر درد۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا۔ بالوں کا جھڑنا اور قبل از وقت سفید ہونا رک جاتا ہے۔ غشاء مخاطی کی ذکاوت دور ہو کر نزلہ زکام کا حملہ جلدی نہیں ہوتا۔ قیمت ۲۰ خوراک ۵۰/۲
پورا کورس -/۱۰
دماغی تکلیفوں والے جوابی کارڈ کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں۔
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا، وہم، وسواس، جنون، دیوانگی، بے خوابی اور پاگل پن کا کامیاب علاج۔
دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک چٹھہ
تحصیل حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

دکان برائے فروخت

ایک دکان مشتمل بر سامان کتب سکول کالج سٹیشنری۔ ہوزری اور سامان آرائش بمعہ عمدہ فرنیچر۔ الماریاں وغیرہ گول بازار میں بہترین اڈا پر واقع قابلِ فروخت ہے ضرورتمند اور مرکز سلسلہ میں دکان کرنے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ خط و کتابت یا خود مل کر تفصیل حاصل کریں۔
مسعود احمد
کلرک دفتر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ (ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہمدردِ نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے -/۱۹

نئے لنگرخانہ کی تعمیر اور ہمارا جماعتی فرض

احباب جماعت کی خاص توجہ کے لئے!

(از مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگرخانہ ربوہ)

احباب کرام! لنگرخانہ ربوہ کی پہلی عمارت کے اکثر حصہ کے منہدم ہونے کے بعد نئے لنگرخانہ کی عمارت کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کا مسئلہ پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ جو ہم سب کی فوری توجہ کا محتاج ہے۔ مرکز میں تشریف لانے والے مہمانوں کو خصوصاً جب کہ ان کے ساتھ خواتین بھی ہوں یہاں قیام پذیر ہونے میں سخت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دوسری طرف چندہ کی رفتار اتنی غیر تسلی بخش ہے کہ اس سے مجوزہ عمارت کا ایک حصہ بھی صحیح معنوں میں مکمل نہیں کیا جا سکتا۔

میں ان سطور کے ذریعہ جملہ احباب کی خدمت میں مخلصانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدس یادگار اور جماعت کے اس اہم ترین ادارہ کی شایان شان تعمیر میں اسی جوش و خروش سے حصہ لیں۔ جس کا مثالی نمونہ اور ریکارڈ وہ خدا کے فضل و کرم سے سلسلہ کی دوسری تحریکات میں قائم کر چکے ہیں اور جس پر غیروں نے بھی انہیں بارہا خراج تحسین ادا کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر ہم پوری طرح اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور جماعتوں کے ذمہ دار کارکن اور مخلص عہدیدار اور بااثر اور مخیر احباب اپنے اپنے دائرہ میں مؤثر تحریک فرمائیں تو جماعت کے ہر طبقہ کی عملی نمائندگی سے اس میں کافی رقم جمع ہو سکتی ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین اسلام کی اعانت کرنے والوں کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور خدا کے محبوب مسیح کی اس دعا کا مصداق و مورد بننے کی توفیق بخشے تا وہ ہمیشہ ہر مشکل اور ضرورت کے وقت خود ہی ہماری دستگیری فرماتا رہے آمین۔

قارئین الفضل کے لئے اطلاع

ڈاکیوں کی ہڑتال کی وجہ سے آج کل اکثر مقامات پر ڈاک کی تقسیم معمول کے مطابق نہیں ہو رہی۔ اگر ان دنوں کسی دوست کو الفضل کا پرچہ بروقت نہ ملے تو وہ دفتر ہذا کو معذور سمجھیں۔ یہاں سے الفضل معمول کے مطابق روزانہ پوسٹ کیا جا رہا ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

انصار اللہ اور قیادت ایثار

اعلان ہذا کے ذریعہ زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ جہاں تک قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام کا تعلق ہے اس میں شاذ کے طور پر ردّ و بدل کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو اس سے اطلاع کر دی جائے گی سردست گزشتہ پروگرام کی روشنی میں ہی پوری توجہ اور انہماک سے کام کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاددہانی

آئندہ سہ سالہ انتخابات کی رپورٹیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ ۳/۶۵ مقرر ہے۔ مقررہ میعاد ختم ہونے میں بہت کم عرصہ باقی رہ گیا ہے مگر اب تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے انتخاب سے متعلق رپورٹ آئی ہے لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے انتخابات مقررہ میعاد کے اندر اندر کروا کر دفتر نظارت علیا میں بھجوا دیں امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی جماعتوں کے انتخابات ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔

انتخابات کی رپورٹیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

۱۔ منتخب شدہ عہدیداروں میں جو احباب موصی ہوں ان کے وصیت نمبر درج کئے جائیں اور غیر موصیوں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق عدم بقایا کے متعلق شامل کی جاوے

۲۔ رپورٹ انتخاب پر دو ایسے احباب کی تصدیق بھی کروائی جاوے جو اجلاس انتخاب میں شامل رہے ہوں۔ مگر کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔

۳۔ عہدیداروں کے مکمل پتہ جات دیئے جائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان برائے توجہ و تعمیل مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کی اشاعت کے متعلق مجلس افتاء کا فیصلہ اخبار الفضل مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مربیان سلسلہ اس پر احباب جماعت ہائے احمدیہ کو پوری طرح عمل کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور دلاتے رہیں۔ اور اپنی رپورٹوں میں اس کی تعمیل کا ذکر کرتے رہیں نیز حسب دورہ پر جائیں تو اس کا جائزہ بھی لیتے رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ڈاک و تار کے تمام شعبوں میں ہڑتال خلاف قانون قرار دے دی گئی

ہڑتالی ملازمین کی جگہ نیا عملہ بھرتی کرنے کے انتظامات

کراچی ۲۳ رفروری۔ مغربی پاکستان میں ڈاک و تار اور ٹیلی فون کے تمام شعبوں میں ہڑتال کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے اور ان محکموں کے تمام علاقائی سربراہوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہڑتالی ملازموں کو نوٹس جاری کر دیں۔ اگر وہ فوراً کام پر نہ آئے تو لازمی سروس کے قانون کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

کراچی اور سابق سندھ میں کل ہڑتال کا ساتواں روز تھا جب کہ مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں اور لاہور میں کل ڈاک و تار کے مختلف شعبوں میں ہڑتال کا چوتھا دن تھا۔ کراچی میں کل پوسٹ مین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پیر کے روز صبح دس بجے سے کراچی میں کلیریکل سٹاف کے تین ہزار سات سو ارکان بھی ہڑتال میں شریک ہو جائیں گے کراچی اور لاہور میں ہڑتالی ملازمین کے رہنماؤں نے اعلان کیا ہے کہ ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی جب تک تمام مطالبات منظور نہ ہو جائیں

راولپنڈی اور لاہور میں فوج کے سگنل کور کے جوانوں کی مدد سے ڈاک خانوں میں بکنگ اور سارٹنگ کا کام جاری ہے اور سول ڈیفنس کے رضاکاروں۔ نئے بھرتی شدہ عملے اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی مدد سے لاہور میں ڈاک کی تقسیم کا نظام بھی کسی حد تک برقرار رکھا گیا ہے مرکزی حکومت نے آر ایم ایس کے چھٹی رسانوں۔ سارٹروں اور پوسٹل کلرکوں کی ہڑتال کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ ۲۴ رفروری کو ۱۰ بجے صبح تک اپنے اپنے فرائض سنبھال لیں بصورت دیگر ان کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲